AL-ILM Journal

Volume 6, Issue 1

ISSN (Print): 2618-1134
ISSN (Electronic): 2618-1142

Issue: https://www.gcwus.edu.pk/al-ilm/
URL: https://www.gcwus.edu.pk/al-ilm/

Title غزوات وسرایا کی احادیث میں روایت بالمعنیٰ کے نظائر

Author (s): Ayesha Tariq
Prof. Dr. Muhammad Saad Sidiqui

Received on: 20 January, 2022
Accepted on: 05 June, 2022

Published on: 10 June, 2022
Citation: English Names of Authors, “Ghazwat o Siraya Ki Ahadith Main Rawayat Bil Mana ky Nazair”, AL-ILM 6 no 1(2022):320-339

Publisher: Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt. College Women University, Sialkot

غزوات و سرایا کی احادیث میں روایت بالمعنیٰ کے نظائر

عائشہ طارق*

پروفیسر ڈاکٹر محمد سعد صدیقی**

Abstract

Hadith is the second main source of Islamic Law, valid forever. Hadith was transmitted in two ways.one is narration by words (Riwayat billafz) and the other is narration in the meaning (Riwayat bilmana). One group of Traditionalists opposes Hadith's narration in the meaning while the other gives permission with some conditions. It is the fact that we have among us a number of groups quite confused about the true place of Hadith in Islam. One of them is orientalists. They have made objection on the narration of Hadith in this way.Side by side the non-muslims, one group from our so-called muslims claim the authenticity of Hadith. The group known as anti Hadith argues that all Hadith are fabricated, largely in the 3rd century of islam and the quran alone is the source of guidance for Muslims. The study will certainly dispel the doubts and set aside the wrong impression regarding Hadith's narration in the meaning. Created by the so-called progressivists and modernists, who have the obsession in claiming for themselves the honor of having found the ultimate truth. The Traditionalists have clear the blame in a very sensible mode. This article deals with the above mentioned issues in detail.

Key words: narration by words (Riwayat billafz), narration in the meaning (Riwayat bilmana), fabricated,Hadith,Ghzwa,Badar,sarya,ravi)

محدثین عظام میں نقل روایت کے دو اسالیب پائے جاتے ہیں۔ روایت باللفظ اور روایت بالمعنیٰ۔ جہاں تک رسول اللہ ﷺ کے قولی ارشادات کا تعلق ہے، عام طور پر وہ باللفظ ہی مروی ہیں، البتہ حضور ﷺ کے اعمال، تقریرات اور افعال کا معاملہ ذرا مختلف ہے، جن کو ہر صحابیؓ نے اپنے انداز میں بیان کیا، جس صحابی نے جس طرح دیکھا، بیان کیا۔ پھر تابعین نے صحابہ کرامؓ کی اس روایت کو انہی الفاظ کے ساتھ بیان کیا اور ہر صحابی کی روایت ان کے اپنے مقدس الفاظ کے ساتھ کتب احادیث میں موجود ہے۔ اس بات کی تائید اس مثال سے ہوتی ہے کہ ایک حدیث میں کوئی صحابیؓ ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے دو قبیلوں کا ذکر کرتے ہیں، "واسلم و غفار" (قبیلہ اسلم اور قبیلہ غفار نے یہ کیا) ان کے ساتھ یہ معاملہ ہوا یا کسی بھی سیاق و سباق میں ان کا ذکر ہے۔ اب جن تابعی نے ان سے سنا، ان کو یہ التباس ہوا کہ صحابی رسول نے غفار کا لفظ پہلے بولا تھا یا اسلم کا پہلے بولا تھا۔ حالانکہ اس بات کی اتنی

---

* پی ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

** ڈاکٹر محمد سعد صدیقی، پروفیسر سیرت چیئر (ریٹائرڈ) (سابقہ چیئرمین)، شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

اہمیت نہیں ہے۔ اس سے معنی و مفہوم یا پیغام میں کوئی فرق نہیں پڑتا، لیکن وہ تابعی جب بیان کرتے تھے تو یہ وضاحت ضرور کرتے تھے کہ انہوں نے غفار اور اسلم یا اسلم اور غفار فرمایا تھا۔ کتب احادیث کا مطالعہ اس بات کو واضح کرے گا کہ وہ احادیث جن میں الفاظ کی تبدیلی یا تقدیم و تاخیر آئی ہے، اس کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔

اسباب غزوہ کے بیان میں اختلاف بالمعنیٰ

غزوہ بدر کے موقع پر جب آپ ﷺ کو قریش مکہ کے حملہ کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے قتال کے حوالے سے مشورہ کیا۔ صحابہ کرامؓ میں سے ایک جماعت نے دل و جان سے رضا ظاہر کی اور سمندر میں بھی کود جانے یا برک غماد تک ساتھ جانے کی پیش کش کی جبکہ روایات کے مطابق دوسری جماعت نے کہا کہ ہمارا مقصد صرف مال غنیمت کا حصول ہے نہ کہ لڑائی۔ درج ذیل میں دونوں طرح کی روایات کا مطالعہ کرنے کے بعد ان میں روایت بالمعنیٰ کا جائزہ لیا جائے گا۔

i. مقام مشورہ میں معنوی اختلاف

ا۔ روایات میں مقام مشورہ کے حوالے سے اختلاف ہے:

- مصنف عبد الرزاق کی روایت جس کی سند معمر کے طرق سے عکرمہ سے مروی ہے، اس کے مطابق آپ ﷺ بدر کے مقام پر تشریف لا چکے تھے، جب مشورہ فرمایا۔ فَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلَ بَدْرًا۔[1]
- مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت جو عبد الرحیم بن سلیمان پھر محمد بن عمرو لیثی اور ان کے دادا سے مروی ہے، اس میں ہے کہ رسول پاک ﷺ بدر کے لیے نکلے، یہاں تک کہ جب مقام روحاء پر پہنچے تو لوگوں سے خطاب فرمایا۔[2]
- مسند احمد کی جو روایت عبیدہ کے طرق سے مروی ہے اس کے مطابق آپ ﷺ بدر کی طرف نکل چکے تھے۔ اسْتَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْرَجَهُ إِلَى بَدْرٍ[3]
- لیکن مسند احمد کی جو روایت عبد الصمد کی سند سے آئی ہے، اس کے مطابق آپ ﷺ نے بدر کے دن لوگوں سے مشورہ فرمایا۔ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ النَّاسَ يَوْمَ بَدْرٍ[4]
- صحیح بخاری کی روایت میں مشورہ کے حوالے سے کوئی بات بیان نہیں ہوئی۔[5]
- صحیح مسلم کی روایت کے مطابق جب آپ ﷺ کو ابو سفیان کی آمد کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ فرمایا۔ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِينَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ[6]۔

○ ابو عوانہ کی مستخرج کے الفاظ بھی یہی ہیں۔ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حَيْثُ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ[7] اس روایت میں حین کی جگہ حیث کا لفظ آیا ہے۔

○ مستدرک حاکم کی روایت کے الفاظ بھی یہی ہیں۔ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ فَتَكَلَّمَ[8] یہاں مشورہ کے لیے فتکلم کا لفظ آیا ہے، جب کہ اس سے قبل روایات میں شَاوَرَ کا لفظ نقل ہوا ہے۔

○ ابو نعیم اصبہانی کی حلیۃ میں بھی یہی الفاظ درج ہیں۔ حِينَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ فَتَكَلَّمَ[9]

○ مسند الموضوعی میں أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِينَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ آیاهے۔[10]

○ مسند البزار کے مطابق رسول اللہ ﷺ بدر کے رستہ میں تھے کہ مسلمانوں سے مشورہ فرمایا۔ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَارَ إِلَى بَدْرٍ فَاسْتَشَارَ الْمُسْلِمِينَ[11]

○ سنن نسائی میں بھی یہی الفاظ آئے ہیں۔[12]

○ سنن بیہقی میں بھی سَارَ إِلَى بَدْرٍ اسْتَشَارَ الْمُسْلِمِينَ کے الفاظ آئے ہیں۔[13]

○ مسند ابو یعلیٰ موصلی کے الفاظ درج ذیل ہیں: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَرَجَ إِلَى بَدْرٍ ،فَاسْتَشَارَ النَّاسَ،فَاسْتَشَارَ الْمُسْلِمِينَ

اس روایت میں فَاسْتَشَارَ النَّاسَ اضافی ہے۔علاوہ ازیں اس روایت کے مطابق بھی آپ ﷺ بدر کے لیے نکلے ہوئے تھے۔یعنی یہاں بھی مقام مشورہ کا تعین نہیں کیا گیا۔[14]

○ صحیح ابن حبان میں تقدیم و تاخیر سے درج ذیل الفاظ آئے ہیں: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يوم سار إلى بدر فجعل يَسْتَشِيرُ النَّاسَ[15]

○ معجم الکبیر کی جو روایت بکر بن سہل کے طرق سے ابو ایوب انصاریؓ سے مروی ہے، اس کے مطابق آپ ﷺ نے دو مرتبہ مسلمانوں سے مشورہ کیا۔ ایک بار مدینہ طیبہ میں جب آپ ﷺ کو ابو سفیان کے قافلہ کی آمد کی اطلاع ملی اور دوسری مرتبہ جب آپ ﷺ رستہ میں تھے تو مشرکین مکہ کے قافلہ کی اطلاع پا کر آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ فرمایا۔

«إِنِّي أُخْبِرْتُ عَنْ عِيرِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهَا مُقْبِلَةٌ، فَهَلْ لَكُمْ أَنْ نَخْرُجَ قِبَلَ هَذَا الْعِيرِ؟ لَعَلَّ اللَّهَ يُغْنِمُنَاهَا»، فَقُلْنَا: نَعَمْ، فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا، فَلَمَّا سِرْنَا يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ، قَالَ لَنَا: «مَا تَرَوْنَ فِي الْقَوْمِ،

فَإِنَّهُمْ قَدْ أُخْبِرُوا بِمَخْرَجِكُمْ؟». فَقُلْنَا: لَا وَاللهِ مَا لَنَا طَاقَةٌ بِقِتَالِ الْعَدُوِّ، وَلَكِنْ أَرَدْنَا الْعِيرَ، ثُمَّ قَالَ: «مَا تَرَوْنَ فِي قِتَالِ الْقَوْمِ؟»[16]

○ واقدی نے لکھا ہے کہ وہ بدر کے قریب پہنچ چکے تھے جب انہیں قریش کے لشکر کی آمد کی اطلاع ملی۔

قَالُوا: وَمَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّى إذَا كَانَ دُوَيْنَ بَدْرٍ أَتَاهُ الْخَبَرُ بِمَسِيرِ قُرَيْشٍ، فَأَخْبَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَسِيرِهِمْ، وَاسْتَشَارَ رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس.[17]

○ جبکہ ابن ہشام کے مطابق بھی جب وہ رستہ ہی میں تھے کہ انہیں قریش کے لشکر کی اطلاع مل گئی۔

ابن ہشام نے درج ذیل الفاظ بیان کیے ہیں: وَأَتَاهُ الْخَبَرُ عَنْ قُرَيْشٍ بِمَسِيرِهِمْ لِيَمْنَعُوا عِيرَهُمْ، فَاسْتَشَارَ النَّاسَ[18]

ii. مشورہ پر صحابہ کرامؓ کا ردعمل اور اختلاف کا مطالعہ

روایات جو اس سلسلے میں بیان ہوئی ہیں، پانچ قسم کی ہیں۔ پہلی قسم کی روایات میں سعد بن عبادہ کا نام آیا ہے۔ جب کہ دوسری قسم کی روایات میں مقداد بن عمرو کا نام آیا ہے۔ پھر سعد بن معاذ کا نام بھی آیا ہے۔ علاوہ ازیں کچھ روایات میں انصار کی ایک جماعت کا نام بیان ہوا ہے، اور کچھ روایات وہ ہیں جن میں صیغہ مجہول استعمال ہوا، جیسے: انصار کے کسی آدمی نے کہا۔ درج ذیل میں مختلف النوع روایات کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

سعد بن عبادہؓ کے ردعمل پر روایات

۱۔ مصنف عبد الرزاق کی روایت میں ہے: سعد بن عبادہ نے کھڑے ہو کر کہا کہ اگر آپ یمن کے علاقہ برک غماد تک جائیں تو ہم آپ ﷺ کا اتباع کریں گے۔ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ ضَرَبْتَ أَكْبَادَهَا حَتَّى بَرْكَ الْغِمَادُ مِنْ ذِي يَمَنٍ لَكُنَّا مَعَكَ۔

○ اس روایت میں اضافہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو صبر اور قتال پر آمادہ کیا اور ان کے ردعمل سے مسرور ہوئے۔

۲۔ صحیح مسلم کی روایت میں سعد بن عبادہ نے سمندر میں کود جانے اور برک غماد تک آپ ﷺ کا اتباع کرنے کی قسم کھائی۔ إِيَّانَا تُرِيدُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا، وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ[19] لَفَعَلْنَا۔

○ اس روایت میں إِيَّانَا تُرِيدُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ اضافی ہے۔

○ علاوہ ازیں اس روایت میں لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا کے الفاظ اضافی ہیں۔

○ مصنف کی روایت میں لَوْ ضَرَبْتَ أَكْبَادَهَا آیا ہے جبکہ مسلم میں وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

○ مصنف میں من ذی یمن اضافی ہے، جو مسلم میں حذف ہے۔ پھر اس روایت میں لَكُنَّا مَعَكَ کا لفظ آیا ہے جبکہ مسلم میں اس کی جگہ لَفَعَلْنَا کا لفظ آیا ہے۔

۳۔ ابو عوانہ کی مستخرج میں بھی سعد بن عبادہ کا نام آیا ہے۔ إِيَّانَا يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا، وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا بَرْكَ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا۔

○ صحیح مسلم میں إِيَّانَا تُرِيدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ کے الفاظ ہیں جبکہ اس روایت میں إِيَّانَا يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ کے الفاظ آئے ہیں۔

۴۔ مستدرک کی روایت میں بھی سعد بن عبادہ ہی کا بیان نقل ہوا ہے۔ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَخُوضَ الْبَحْرَ لَخُضْنَاهُ، وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا۔

۵۔ حلیۃ الاولیاء میں بھی مستدرک کی روایت والے الفاظ آئے ہیں۔

۶۔ مسند الموضوعی میں بھی سعد بن عبادہ کا نام آیا ہے۔ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا، وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا۔

سعد بن معاذؓ کے رد عمل کے حوالے سے روایات

۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت کے الفاظ ہیں: حضرت سعد بن معاذؓ نے کہا، آپ ﷺ کی مراد ہم سے ہے؟ پس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ کو عزت دی اور آپ پر کتاب نازل کی، اگر آپ ﷺ ہمیں یمن کے علاقہ میں برک غماد تک بھی لے جائیں گے تو ہم آپ ﷺ کا اتباع کریں گے۔ ہم ان لوگوں کی طرح نہیں ہیں جنھوں نے حضرت موسیٰؑ سے کہا تھا: جائیں آپ اور آپ کا رب جا کر لڑیں، ہم یہیں بیٹھے رہیں گے۔ بلکہ آپ اور آپ کا رب لڑیں، ہم آپ کا اتباع کریں گے۔ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ: إِيَّانَا تُرِيدُ، فَوَالَّذِي أَكْرَمَكَ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ، مَا سَلَكْتُهَا قَطُّ وَلَا لِي بِهَا عِلْمٌ، وَلَئِنْ سِرْتَ حَتَّى تَأْتِيَ بَرْكَ الْغِمَادِ مِنْ ذِي يَمَنٍ لَنَسِيرَنَّ مَعَكَ، وَلَا نَكُونُ كَالَّذِينَ قَالُوا لِمُوسَى مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ {اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ} وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا مَعَكُمَا مُتَّبِعُونَ۔

○ اوراس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ شاید آپ کسی اور مقصد (قافلہ ابوسفیان پر حملہ) کے لیے نکلے تھے اور اب اللہ نے آپ کو کوئی اور حکم دیا ہے۔ سو آپ جہاں جانا چاہتے ہیں جائیں، آپ جن وادیوں اور پہاڑوں کو عبور کرنا چاہتے ہیں، عبور کریں۔ جس سے چاہے دوستی کریں، جس سے چاہے دشمنی رکھیں اور آپ ﷺ ہمارے اموال میں سے جو لینا چاہتے ہیں، لے لیں۔

○ اس روایت میں اضافہ ہے کہ سعد کے قول پر قرآن نازل ہوا: {كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ} [الأنفال: 5] إِلَى قَوْلِهِ: {وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ} [الأنفال: 7]

مقداد بن عمرو (اسود)[20] کے رد عمل پر روایات

۱۔ مسند احمد کی روایت میں مقداد بن اسود نے سمندر میں کود جانے اور برک غماد تک ساتھ جانے کی قسم کھائی۔ فَقَالَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا، وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ فَعَلْنَا۔

۲۔ صحیح بخاری کی روایت میں ہے: مقداد بن اسود نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی ﷺ اس وقت مشرکین پر بددعا کر رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ہم وہ نہیں کہیں گے جو موسیٰ کی قوم نے کہا تھا کہ جاؤ تم اور تمہارا رب ان سے جنگ کرو، بلکہ ہم آپ ﷺ کے دائیں بائیں، آگے پیچھے جمع ہو کر لڑیں گے۔

○ اس روایت میں يَدْعُو عَلَى الْمُشْرِكِينَ، اضافی ہے۔

○ علاوہ ازیں اس روایت میں وَلَكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ، وَعَنْ شِمَالِكَ، وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ کے الفاظ آئے ہیں، جو اس سے ماقبل کسی روایت میں بیان نہیں ہوئے۔

○ مسند احمد میں مقداد بن اسود نے سمندر میں کود جانے کی جو بات کی، وہ صحیح بخاری کی روایت میں حذف ہے۔

۳۔ معجم الکبیر میں ابوایوب انصاری کی روایت ہے جو دیگر طرق سے آنے والی روایات سے مختلف ہے۔

○ اس روایت میں ہے کہ جب آپ ﷺ نے مشورہ مانگا تو ابوایوب انصاری کہتے ہیں کہ ہم نے کہا اللہ کی قسم ہم میں لڑنے کی طاقت نہیں، بلکہ ہمیں تو قافلے سے مطلب تھا۔ فَقُلْنَا: لَا وَاللهِ مَا لَنَا طَاقَةٌ بِقِتَالِ الْعَدُوِّ، وَلَكِنْ أَرَدْنَا الْعِيرَ۔

○ اس روایت میں اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے دوسری بار پھر رائے مانگی۔ ہم نے پہلے والی بات کی۔ پھر مقداد بن عمرو نے کہا: کہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ ہیں اور ہم آپ ﷺ سے قوم موسیٰ کی طرح نہیں

کہیں گے کہ آپ اور آپ کا خدا جا کر لڑیں ، ہم تو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ثُمَّ قَالَ: «مَا تَرَوْنَ فِي قِتَالِ الْقَوْمِ؟» فَقُلْنَا مِثْلَ ذَلِكَ.

فَقَالَ الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو: إِذَنْ لَا نَقُولُ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى لِمُوسَى: {فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ} [المائدة: 24]

۴۔ واقدی کی روایت میں بھی مقداد بن عمرو کی طرف سے سمندر میں کود جانے کی اور برک غماد تک ساتھ جانے کی قسم کا بیان ہے۔

فَقَامَ الْمِقْدَادُ بن عمرو فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَا نَقُولُ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى: اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ ولكن: اذهب أنت وربُّك فَقَاتِلَا إِنَّا مَعَكُمْ مُقَاتِلُونَ. وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ سِرْتَ إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَسِرْنَا مَعَكَ مَا بَقِيَ مِنَّا رَجُلٌ.

- اس روایت میں مَا بَقِيَ مِنَّا رَجُلٌ اضافی ہے۔
- علاوہ ازیں اس روایت میں لفعلنا کی جگہ لسرنا کا لفظ آیا ہے۔
- اس روایت میں إِنَّا مَعَكُمْ کا لفظ آیا ہے جبکہ اس سے قبل روایات میں معکما کا لفظ نقل ہوا ہے۔

۵۔ ایسا ہی بیان ابن ہشام کی طرف سے نقل ہے۔

ثُمَّ قَامَ الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، امْضِ لِمَا أَرَاكَ اللهُ فَنَحْنُ مَعَكَ، وَاللهِ لَا نَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى: اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا، إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ 5: 24. وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا مَعَكُمَا مُقَاتِلُونَ، فو الّذي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَوْ سِرْتَ بِنَا إِلَى بِرْكِ الْغِمَادِ لَجَالَدْنَا مَعَكَ مِنْ دُونِهِ، حَتَّى تَبْلُغَهُ.

- اس روایت میں امْضِ لِمَا أَرَاكَ اللهُ فَنَحْنُ مَعَكَ کے الفاظ اضافی ہیں۔
- پھر اللہ کی قسم اضافی ہے۔ وَاللهِ لَا نَقُولُ ...
- واقدی نے لسرنا معک کے الفاظ نقل کیے ہیں جبکہ ابن ہشام کی مذکورہ روایت میں لَجَالَدْنَا مَعَكَ مِنْ دُونِهِ، حَتَّى تَبْلُغَهُ کے الفاظ اضافی ہیں۔

انصار کی جماعت کے رد عمل پر روایات

۱۔ مسند البزار میں ہے کہ انصار کی جماعت نے کہا کہ اے گروہ انصار رسول اللہ ﷺ کی مراد تم سے ہے۔

فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِيَّاكُمْ يُرِيدُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اس روایت کے باقی کے الفاظ وہی ہیں جو مذکورہ روایات میں بیان ہو چکے ہیں:

قَالَتْ: إِذًا لا نَقُولُ مَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَوْ ضَرَبْتَ بِنَا أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الغماد لاتبعناك. اس سے ما قبل روایات میں لفعلنا کا لفظ آیا ہے۔

۲۔ سنن نسائی کا مضمون بھی مسند البزار سے ملتا جلتا ہے۔

۳۔ سنن بیہقی کی روایت میں بھی یہی ہے کہ انصار کی جماعت نے برک غماد تک ساتھ نبھانے کے الفاظ ادا کیے۔ إِذًا لَا نَقُولُ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى {اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ} وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَوْ ضَرَبْتَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَاتَّبَعْنَاكَ"

۱۰۔ صحیح ابن حبان کا مضمون بھی یہی ہے۔ الفاظ کا اختلاف ہے جو حسب ذیل ہے: فقالت الْأَنْصَارُ: وَاللَّهِ مَا يُرِيدُ غَيْرَنَا. فَقَالَ رَجُلٌ من الأنصار أرا كتستشير فَيُشِيرُونَ عَلَيْكَ. اس روایت میں بھی یہی ہے کہ اگر آپ ﷺ برک غماد تک جائیں، ہم آپ کا اتباع کریں گے۔

وَلَا نَقُولُ كَمَا قَالَ بَنُو إسرائيل: {فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا} [المائدة24] وَلَكِنْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَوْ ضَرَبْتَ أَكْبَادَهَا حتى تبلغ برك الغماد، كنا معك.

○ اس روایت میں حتیٰ تبلغ برک الغماد کا اضافہ ہے۔ علاوہ ازیں اس روایت میں کنا معک کے الفاظ ہیں ،جب کہ اس سے ما قبل روایات میں کہیں پر لفعلنا اور کہیں پر لاتبعنک کے الفاظ آئے ہیں۔

انصاری صحابی کے رد عمل کے حوالے سے روایات

۱۔ مسند احمد کی جو روایت عبیدہ سے مروی ہے، اس میں ہے کہ انصار میں سے کسی کہنے والے نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ آپ کا اشارہ ہماری طرف ہے۔ فَقَالَ قَائِلُ الْأَنْصَارِ: تَسْتَشِيرُنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ.

اس روایت میں مزید لکھا ہے: بے شک ہم آپ ﷺ سے ویسے نہیں کہیں گے جیسے بنی اسرائیل نے موسیٰؑ سے کہا تھا: کہ آپ اور آپ کا رب جا کر لڑیں ، ہم تو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ، لیکن اس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، اگر آپ ﷺ برک تک بھی جائیں، ابن عدی نے اضافہ کیا ہے، برک غماد تک جائیں، ہم آپ ﷺ کا اتباع کریں گے۔

۲۔ ابو یعلیٰ موصلی کی مسند میں ہے، انصار میں سے کسی آدمی نے کہا کہ آپ کی مراد ہم سے ہے۔ باقی کے الفاظ وہی ہیں جو مسند احمد میں بیان ہو چکے ہیں۔ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: إِنَّمَا يُرِيدُكُمْ۔

iii. دعائیہ کلمات اور آپ ﷺ کے رد عمل کے بارے میں اختلاف کا مطالعہ

صحیح بخاری کی روایت میں ہے: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَرَّهُ (میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے کھل گیا۔)

- صحیح مسلم کے مطابق «فَنَدَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ، فَانْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَدْرًا (رسول پاک ﷺ نے لوگوں کو لڑائی کے لیے تیار کیا اور روانہ ہو گئے یہاں تک کہ بدر کے مقام پر قیام فرمایا۔)
- مصنف عبد الرزاق کی روایت کے مطابق "فَوَطَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ عَلَى الصَّبْرِ وَالْقِتَالِ، وَسُرَّ بِذَلِكَ مِنْهُمْ (رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو صبر اور قتال پر آمادہ کیا اور ان کے رد عمل سے خوش ہوئے۔)
- الجامع الصحیح للسنن والمسانید، واقدی اور ابن ہشام کی روایات کے مطابق "فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم خَيْرًا، وَدَعَا لَهُ بِهِ (آپ نے ان کو اچھے کلمات کہے اور ان کے لیے دعا کی۔)

بیانِ واقعہ میں تعارض اور تطبیق کی صورت

آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے بار بار مشورہ کیا۔ مہاجر صحابہ کرام (حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت مقداد بن اسودؓ وغیرہ) نے اپنی جماعت کی وفاداری کا یقین دلایا۔ آپ ﷺ نے پھر مشورہ مانگا تو حدیث کے مطابق حضرت سعد بن معاذؓ اور بعض دوسری اختلافی روایات کے مطابق حضرت سعد بن عبادہؓ کھڑے ہوئے اور بلیغ تقریر کی۔

امام ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ حضرت سعد بن معاذؓ نے کہا کہ اگر آپ ﷺ ہمیں یمن کے علاقہ میں برک غماد تک بھی لے جائیں گے تو ہم آپ ﷺ کا اتباع کریں گے۔ ہم ان لوگوں کی طرح نہیں ہیں جنہوں نے حضرت موسیٰؑ سے کہا تھا: جائیں آپ اور آپ کا رب جا کر لڑیں، ہم یہیں بیٹھے رہیں گے۔ بلکہ آپ اور آپ کا رب لڑیں، ہم آپ کا اتباع کریں گے۔ جبکہ صحیح مسلم، مستخرج ابو عوانہ، مستدرک حاکم اور مصنف عبد الرزاق کے مطابق سعد بن عبادہؓ نے یہ الفاظ کہے۔ لیکن اس پر اعتراض یہ ہے کہ سعد بن عبادہ بدر میں شریک نہیں تھے، ہر چند کہ ان کا مال غنیمت میں سے حصہ مقرر کیا گیا تھا۔

درجہ بالا میں بیان شدہ تمام روایات کی اسناد ثقہ ہیں، سوائے ابو ایوب انصاری کی روایت کے، کہ اس کو علامہ البانی نے کمزور کہا ہے۔ علامہ صاحب کے نزدیک انصار کا جواب: لا واللہ ما لنا طاقة بقتال العدو، جملہ منکرہ ہے۔ علاوہ ازیں ان کے نزدیک ابن لھیعہ ضعیف ہے۔ اس حساب سے وہ اس روایت کو بھی ضعیف سمجھتے ہیں۔ لیکن چونکہ علامہ ہیثمی نے اس روایت کی اسناد کو حسن کہا ہے، تو وہ بھی حسن کا حکم لگاتے ہیں۔

باقی ان روایتوں میں تطبیق اس طرح ہوسکتی ہے کہ آپ ﷺ نے غزوہ بدر کے متعلق دو مرتبہ مشورہ لیا تھا۔ایک مرتبہ مدینہ میں جب آپ ﷺ کو ابوسفیان کے قافلہ کی خبر پہنچی تھی اور دوسری مرتبہ راستہ میں جب آپ کو لشکر قریش کی آمد کی خبر ملی تھی۔

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں: امام طبرانی کی روایت میں ہے کہ حضرت سعد بن عبادہؓ نے یہ بات غزوہ حدیبیہ کے متعلق کہی تھی اور یہی روایت درست ہے۔[21]

سریہ موتہ (جمادی الاول ۸ھ)

تعارف غزوہ

موتہ ایک مقام کا نام ہے جو ملک شام میں بیت المقدس سے دو منزل کے فاصلہ پر علاقہ بلقاء میں واقع ہے۔غزوہ موتہ کا سبب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت حارث بن عمیر ازدی کو اپنا مکتوب دے کر روم کے بادشاہ کی طرف روانہ کیا، پس شرحبیل بن عمرو غسانی نے ان کو زنجیروں سے باندھ کر شہید کر دیا۔ان کے علاوہ آپ ﷺ کے کسی سفیر کو شہید نہیں کیا گیا تھا۔آپ ﷺ کو حادثہ کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ کو امیر بنایا اور فرمایا: اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر امیر ہوں گے، اگر وہ شہید ہو جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ امیر ہوں گے۔

تین ہزار مسلمان جب معان کے مقام پر ٹھہرے تو ان کو خبر ملی کہ ہرقل ایک لاکھ کے لشکر کے ساتھ شام کی سرزمین البلقاء پر پہنچ گیا ہے۔باہمی مشاورت کے بعد مسلمانوں کے لشکر نے رومیوں سے مقابلہ کیا، حتیٰ کہ وہ تینوں شہید ہوگئے جن کی شہادت کی خبر آپ ﷺ نے دی تھی۔پھر حضرت خالد بن ولیدؓ نے جھنڈا اٹھالیا اور انہوں نے دشمن کو بھگا دیا۔[22]

نصر الباری میں ہے کہ جب حضرت جعفرؓ نے جھنڈا سنبھالا تو لڑتے لڑتے ان کا دایاں ہاتھ کٹ گیا۔انہوں نے بائیں ہاتھ میں جھنڈا لیا، جب بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا تو گود میں جھنڈا لے لیا یہاں تک کہ شہید ہوگئے۔اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض ان کو دو بازو عطا فرمائے جن سے جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں۔عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ جب ہم نے حضرت جعفرؓ کی لاش کو تلاش کیا تو نوے سے زیادہ تیر اور تلوار کے زخم تھے، ایک روایت میں ہے کہ سب سامنے تھے، پشت کی جانب کوئی زخم نہ تھا۔[23]

درج ذیل میں اسی واقعہ کو مختلف کتب احادیث اور کتب سیرت سے لے کر ان میں روایت بالمعنیٰ کا جائزہ لیا جائے گا۔

واقعات غزوہ کے متون کا روایت بالمعنیٰ کے حوالہ سے جائزہ

۱۔ سنن سعید بن منصور میں نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں:

○ میں اس دن جعفرؓ کی میت پر کھڑا تھا۔ نیزوں اور تلواروں کے پچاس زخم ان کے جسم پر تھے۔ لیکن پشت پر کوئی زخم نہ تھا۔ «فَعَدَدْتُ بِهِ خَمْسِينَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ، لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِي دُبُرِهِ»

○ اس روایت میں ہے: سعید کہتے ہیں، مجھے خبر ملی کہ زیدؓ، جعفرؓ اور ابن ابی رواحہؓ ایک ہی قبر میں دفنائے گئے۔ وَبَلَغَنِي أَنَّهُمْ دُفِنُوا يَوْمَئِذٍ زَيْدًا، وَجَعْفَرًا، وَابْنَ رَوَاحَةَ فِي حُفْرَةٍ وَاحِدَةٍ[24]

۲۔ بخاری کی روایت احمد کے طرق سے ابن عمرؓ سے مروی ہے، اس روایت کے الفاظ سنن سعید بن منصور کی روایت سے ملتے جلتے ہیں لیکن اضافہ اور کمی کو نقل کیا جاتا ہے:

○ اس روایت میں لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِي دُبُرِهِ کے بعد "يَعْنِي فِي ظَهْرِهِ" کا اضافہ ہے۔ «أَنَّهُ وَقَفَ عَلَى جَعْفَرٍ يَوْمَئِذٍ، وَهُوَ قَتِيلٌ، فَعَدَدْتُ بِهِ خَمْسِينَ، بَيْنَ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ، لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِي دُبُرِهِ» يَعْنِي فِي ظَهْرِهِ

○ درجہ بالا روایت کے بالمقابل اس روایت میں "فِي حُفْرَةٍ وَاحِدَةٍ" والا حصہ حذف ہے۔[25]

۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے، ابو اسحاق ازدی کے طرق سے ابن عمرؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں مؤتہ میں تھا۔

○ جب ہم نے جعفر کو تلاش کیا تو ان کی لاش ہمیں مقتولین میں ملی۔ فَلَمَّا فَقَدْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ «طَلَبْنَاهُ فِي الْقَتْلَى۔ دیگر روایات میں وَقَفَ عَلَى جَعْفَرٍ يَوْمَئِذٍ آیا ہے جبکہ اس روایت میں جعفر کی لاش کو تلاش کیا گیا ہے۔

○ اس روایت میں ہے کہ ان کے جسم پر نوے سے زیادہ نیزوں اور تیروں کے زخم تھے۔ اضافہ یہ ہے کہ وہ زخم جسم کے سامنے والے حصہ پر تھے۔ فَوَجَدْنَا فِيهِ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ بِضْعًا وَتِسْعِينَ وَوَجَدْنَا فِيمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ»[26] جبکہ دوسری روایات میں پچاس کا عدد آیا ہے۔ فَعَدَدْتُ بِهِ خَمْسِينَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ،

۴۔ مستخرج ابو عوانہ کی روایت جو ایوب بن سافری کے طرق سے ابن عمرؓ سے مروی ہے، اس کے متن میں روایت بالمعنیٰ کا جائزہ لیا جاتا ہے:

○ ہم نے جعفر کو موتہ کے دن تلاش کیا۔ فقدنا جعفر یوم مؤتة۔ جبکہ دوسری روایات میں صرف یہ لکھاہے کہ جب ہم نے جعفر کو تلاش کیا۔(فَلَمَّا فَقَدْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ)

○ اس روایت میں ستر کا عدد ہے۔ جیسا کہ بیان ہے، ان کے جسم کے سامنے والے حصہ پر ستر نیزوں اور تیروں کے نشان تھے۔ فوجدناه بين طعنة ورمية، بضع وسبعين، وجدنا ذلك فيما أقبل من جسده"[27]

۵۔ مہلب بن عبد اللہ کی کتاب المختصر النصیح کی روایت جو احمد بن ابو بکر کے طرق سے ابن عمرؓ سے مروی ہے، اس میں درج ذیل اضافی باتیں ہیں:

○ آپ ﷺ نے غزوہ موتہ کے لشکر کا امیر زید بن حارثہ کو بنایا۔ پھر فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر امیر ہوں گے۔ اگر جعفر شہید ہو جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ امیر ہوں گے۔ إِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ، وَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ»

○ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں اس غزوہ میں موجود تھا، پس ہم نے جعفر کو تلاش کیا تو ان کو مقتولین میں پایا۔ فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلَى اس روایت میں فقدنا کی جگہ فالتمسنا کی اصطلاح استعمال ہوئی۔ علاوہ ازیں اس روایت میں فوجدناه کا لفظ طلبناه کی جگہ آیا ہے۔ اس سے ما قبل روایات میں درج ذیل الفاظ آئے ہیں: فَلَمَّا فَقَدْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ طَلَبْنَاهُ فِي الْقَتْلَى۔

○ ان کے جسم پر نیزوں اور تیروں کے نوے سے زائد زخم تھے۔

○ اس روایت میں ابن ابی ھلال نے اضافہ کیا ہے۔ کہتے ہیں، میں نے ان کے جسم پر نیزوں اور تلواروں کے پچاس زخم گنے۔ ایک زخم بھی ان کی پشت پر نہیں تھا۔ زَادَ ابْنُ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: فَعَدَدْتُ بِهِ خَمْسِينَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ، لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ مِن دُبُرِهِ.[28]

۶۔ بیہقی نے سنن الکبریٰ میں ابو عمرو البسطامی کے طرق سے ابن عمرؓ کی روایت بیان کی ہے۔ اس روایت کے الفاظ بھی درجہ بالا مہلب کی روایت سے مطابقت رکھتے ہیں۔ چند ایک لفظی تبدیلیاں ہیں جو واضح کی جاتی ہیں:

○ مہلب کی روایت میں تھا: قَالَ عَبْدُ اللهِ: كُنْتُ فِيهِمْ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ جبکہ اس روایت میں ہے: قَالَ عَبْدُ اللهِ: كُنْتُ مَعَهُمْ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، اس روایت میں فیھم کی جگہ معھم کا لفظ استعمال ہوا۔

○ اس روایت میں پچاس کی جگہ نوے کا عدد آیا ہے۔

○ دوسرا اس روایت میں نیزوں کی بجائے تیروں کالفظ آیاہے۔یعنی ہم نے ان کے جسم پر نوے سے زائد تلواروں اور تیروں کے زخم پائے۔ وَوَجَدْنَا فِيمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ بِضْعًا وَتِسْعِينَ ,بَيْنَ ضَرْبَةٍ وَرَمْيَةٍ.

○ گذشتہ مہلب کی روایت میں فَعَدَدْتُ بِهِ خَمْسِينَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ آیاہے۔ جبکہ اس روایت میں وَوَجَدْنَا فِيمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ کااضافہ ہے۔[29]

۷۔ الجامع الصحیح میں درج ذیل عبارت ہے:

○ قَالَ عَبْدُ اللهِ: كُنْتُ فِيهِمْ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ جبکہ المسند الموضوعی میں فیہم کی جگہ معہم آیاہے۔ قَالَ عَبْدُ اللهِ: كُنْتُ مَعَهُمْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ،علاوہ ازیں اس روایت میں لفظ فِي حذف ہے۔

○ اس روایت میں دبرہ کی جگہ ظہرہ کالفظ آیاہے۔لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِي ظَهْرِهِ۔[30] روایت کاباقی حصہ وہی ہے جو پہلے گزرچکاہے۔

۸۔ شرح السنۃ میں بھی یہی عبارت بیان ہوئی ہے۔[31]

۹۔ المسند الموضوعی میں احمد بن علی حضرت ابن عمرؓ سے روایت بیان کرتے ہیں جس کے باقی کے الفاظ وہی ہیں جو مستخرج ابو عوانہ اور المختصر النصیح وغیرہ میں بیان ہوچکے ہیں، فرق درج ذیل ہے:

○ ہم نے ان کے جسم پر ستر سے کچھ زائد تلواروں اور تیروں کے نشان پائے۔

○ اس روایت میں فِيمَا نِيلَ کالفظ آیاہے، جو اضافی ہے۔

○ دوسرے اس روایت میں تلواروں اور تیروں کی اصطلاح اکٹھی استعمال ہوئی۔ جبکہ دیگر روایات میں کہیں نیزوں اور تلواروں اور کہیں تیروں اور نیزوں کی اصطلاح استعمال ہوئی۔ وَوَجَدْنَا فِيمَا نِيلَ مِنْ جَسَدِهِ بِضْعًا وَسَبْعِينَ ضَرْبَةً وَرَمْيَةً.[32]

۱۰۔ صحیح ابن حبان کی روایت کے الفاظ بھی المسند الموضوعی والے ہیں۔[33]

۱۱۔ ابن حجر عسقلانی نے مختصراً نقل کیاہے کہ ان کے جسم پر تلوار کی ضربوں اور نیزوں کے نوے سے زیادہ زخم تھے۔ كَانَ حُصِرَ فِيمَا قِيلَ مِنْ جعفرَ رضی الله عنه تَسْعُونَ بَيْنَ ضَرْبَةٍ بِسَيْفٍ وطَعْنَةٍ برُمح.[34] اس روایت میں کان حصر کے علاوہ بسیف اور برمح کے الفاظ اضافی ہیں۔

۱۲۔ معجم الاوسط کی روایت بیان شدہ دیگر تمام روایات سے مختلف ہے۔اس روایت میں نبی ﷺ حضرت اسماء کے پاس تشریف فرماہیں کہ جبریلؑ تشریف لاتے ہیں۔آپ ﷺ حضرت اسماء کو جبریلؑ اور میکائیلؑ کے ہمراہ حضرت جعفرؓ کی آمد کی خبر دیتے ہیں۔

○ اس روایت میں ہے کہ حضرت جعفرؓ خود لڑائی کا حال بیان کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ ان کے جسم پر تہتر کے قریب نیزوں اور تلواروں کے زخم لگے۔فَأُصِبْتُ فِي جَسَدِي مِنْ مَقَادِيمِي ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ،

○ روایت کا اگلا حصہ ہے: ثُمَّ أَخَذْتُ اللِّوَاءَ بِيَدِي الْيُمْنَى فَقُطِعَتْ، ثُمَّ أَخَذْتُهُ بِالْيَدِ الْيُسْرَى فَقُطِعَتْ، فَعَوَّضَنِي اللَّهُ مِنْ يَدَيَّ جَنَاحَيْنِ أَطِيرُ بِهِمَا مَعَ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ فِي الْجَنَّةِ، أَنْزِلُ مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُ، وَآكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا مَا شِئْتُ»[35]

۱۳۔ مستدرک کی روایت کا جائزہ لیا جاتا ہے: حسن بن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی کوفی کے طرق سے ابن عباسؓ سے مروی ہے۔اس روایت کے الفاظ اضافہ و کمی کے ساتھ وہی ہیں جو معجم الاوسط میں بیان ہو چکے ہیں۔[36] دونوں روایتوں کی سند ضعیف ہے۔

۱۴۔ واقدی کی روایت کے الفاظ کتب احادیث سے بہت زیادہ مطابقت نہیں رکھتے بلکہ کتب احادیث میں ان کا نام ونشان بھی نہیں ہے، جو اضافے واقدی نے حضرت جعفرؓ سے منسوب کیے ہیں، ان میں روایت بالمعنیٰ کا جائزہ لیا جاتا ہے:

○ پھر جعفر نے جھنڈا پکڑا اور سنہرے بالوں والے گھوڑے سے نیچے اترے اور اس کی کوچیں کاٹ ڈالیں۔پھر لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہوگئے۔ثُمّ أَخَذَهُ جَعْفَرٌ، فَنَزَلَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ شَقْرَاءَ فَعَرْقَبَهَا، ثُمّ قَاتَلَ حَتّى قُتِلَ.

○ اس روایت میں ہے کہ عبداللہ بن محمد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ روم کے آدمی نے ان کو تلوار ماری اور دو حصوں میں کاٹ دیا۔ان کے جسم کا ایک حصہ انگوروں کے احاطہ میں گرا۔وَحَدّثَنِي عَبْدُ اللّهِ بْنُ مُحَمّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ضَرَبَهُ رَجُلٌ مِنْ الرّومِ فَقَطَعَهُ بِنِصْفَيْنِ، فَوَقَعَ أَحَدُ نِصْفَيْهِ فِي كَرْمٍ،

○ ان کے جسم کے باقی نصف حصہ پر تیس یا اس سے زائد زخم پائے گئے۔

○ اس روایت میں ایک اور سند ابو معشر کے طرق سے ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ان کے جسم پر ان کے کندھوں کے درمیان بہتر (۷۲) تلواروں یا نیزوں کے ساتھ زخم تھے۔

○ ایک اور سند جو یحیٰ بن عبد اللہ بن ابو قتادہ کے طرق سے ابن عمرؓ سے روایت ہے، اس میں ہے کہ جعفر کے بدن میں ساٹھ سے زیادہ زخم پائے گئے اور ان کے جسم پر نیزوں کے نشان تھے جو پھینکے گئے تھے۔
حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قتادة، عن عبد الله بن أَبِي بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: وُجِدَ فِي بَدَنِ جَعْفَرٍ أَكْثَرَ مِنْ سِتِّينَ جُرْحًا، وَوُجِدَ بِهِ طَعْنَةٌ قَدْ أَنْفَذَتْهُ.[37]

۱۵۔ ابن ہشام کی روایت کا جائزہ لیا جاتا ہے:

○ جعفر نے جھنڈا لیا اور اس کے ساتھ جنگ کی۔ جب لڑائی کے میدان میں اترے، انہوں نے سنہرے بالوں والے گھوڑے کی کوچیں کاٹ دیں۔ یہ الفاظ واقدی قبل ازیں نقل کر چکا ہے۔

○ پھر وہ اس قوم سے لڑے اور قتل ہو گئے۔ اس روایت میں اضافہ ہے کہ جعفر اسلام میں پہلے مسلمان مرد ہیں جنہوں نے کوچیں کاٹ دیں۔

○ انہوں نے شہید ہوتے ہوئے درج ذیل شعر بھی کہے جو بنو مرہ بن عوف کے ایک شخص نے جو اس لڑائی میں شریک تھا، نقل کیے ہیں:

يَا حَبَّذَا الْجَنَّةُ وَاقْتِرَابُهَا ... طَيِّبَةً وَبَارِدًا شَرَابُهَا
وَالروم روم قددنا عَذَابُهَا ... كَافِرَةٌ بَعِيدَةٌ أَنْسَابُهَا عَلَيَّ إِذْ لَاقَيْتُهَا ضِرَابُهَا

ابن ہشام کہتے ہیں کہ اہل علم نے توثیق کی ہے کہ جعفر نے اپنے داہنے ہاتھ میں جھنڈا لیا، پس وہ کاٹ دیا گیا۔ انہوں نے بائیں ہاتھ میں جھنڈا لیا، وہ بھی کاٹ دیا گیا۔ حتیٰ کہ انہوں نے اپنی بغلوں سے جھنڈا پکڑ لیا یہاں تک کہ قتل کر دیئے گئے۔ اس روایت میں ایک اضافہ یہ بھی ہے کہ وہ تینتیس (۳۳) سال کے مرد تھے۔ اللہ نے انہیں جنت میں دو پر عطا کیے، جن کی مدد سے جہاں چاہتے ہیں اڑتے پھرتے ہیں۔ اور کہا گیا کہ روم کے ایک شخص نے اس دن ان کے تلوار کا وار کیا اور ان کو دو حصوں میں کاٹ ڈالا۔[38]

تعارض اور اس کا حل

تمام روایات کا جائزہ لیا گیا تو کچھ متعارض روایات سامنے آئیں۔ ایک تو عدد کا تعارض اور دوسرا حضرت جعفرؓ کا شہادت کے بعد جبریلؑ اور میکائیلؑ کے ہمراہ رسول پاک ﷺ اور حضرت اسماء کے پاس تشریف لا کر لڑائی اور مابعد کا حال بیان کرنا۔

جہاں تک عدد کا اختلاف ہے اس کو بیان کیا جاتا ہے:

مندرجہ بالا روایات کا جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ کچھ روایات میں نوے کا عدد آیا، کچھ میں ستر، اسی طرح پچاس کا عدد آیا۔ نصر الباری میں ہے:

جواب ایک یہ ہے کہ مقصود عدد معین نہیں ہے، بلکہ مقصود کثرت کو ظاہر کرنا ہے۔ دوم یہ کہ عدد زائد یعنی نوے میں عدد قلیل یعنی پچاس داخل ہے فلا تعارض۔ جواب ثالث یہ ہے کہ ایک حدیث میں تھا کہ پچاس زخم تھے کہ ان میں سے کوئی زخم پشت پر نہ تھا، تو ہو سکتا ہے کہ پچاس کے علاوہ باقی زخم پشت پر یا پہلو پر اور بغل میں ہوں، مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ قتال کے وقت آپ نے پیٹھ پھیری، بلکہ ہو سکتا ہے کہ دشمنوں نے پیچھے سے اور بغل سے تیر مارا ہو۔ جواب چہارم یہ ہے کہ حدیث میں پچاس زخم نیزوں اور تلواروں کے تھے ،اس میں تیروں کے زخم کا ذکر نہیں تھا، اس لیے ہو سکتا ہے کہ باقی زخم تیروں کے ہوں۔ واللہ اعلم [39]

نعمۃ الباری میں ہے:

اس سے پہلی حدیث میں مذکور تھا کہ حضرت جعفرؓ کے جسم پر پچاس زخم تھے اور اس حدیث میں مذکور ہے کہ ان کے جسم پر نوے سے زیادہ زخم تھے، لیکن ان میں کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ پہلی حدیث میں نیزوں کے زخم کا ذکر تھا اور اس حدیث میں نیزوں اور تیروں کے زخم کا ذکر ہے۔[40]

اب جہاں تک دوسرے تعارض کا تعلق ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ابن عمرؓ سے مروی تمام روایات کی اسناد صحیح ہیں۔ جبکہ دو روایات جو ابن عباسؓ سے مروی ہیں اور جن میں حضرت جعفرؓ کی شہادت کے بعد جبرئیل و میکائیل علیہم السلام کے ساتھ حضور نبی ﷺ سے ملاقات کا تذکرہ ہے، ان کی اسناد ضعیف ہیں۔

نتائج بحث

احادیث واقعات میں روایت بالمعنیٰ کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا تو درج ذیل نتائج سامنے آئے۔

1. احکام سے متعلق احادیث میں روایت بالمعنیٰ جائز نہیں۔ یعنی حکم شرعی کے متبادل لفظ لانا جو کہ روایت بالمعنیٰ کی قبیل سے ہو، درست نہیں۔
2. وہ حدیث ایسی بھی نہ ہو کہ اس کے الفاظ عبادت شمار ہوتے ہوں، مثلاً ادعیہ ماثورہ اور اذکار مسنونہ وغیرہ پر مشتمل حدیث۔
3. روایت بالمعنیٰ مفرد الفاظ میں جائز ہے، مرکبات میں نہیں۔
4. لفظ کے تغیر سے معنی میں تغیر نہ آتا ہو تو روایت بالمعنیٰ جائز ہے۔
5. جو شخص زبان میں الفاظ کے مدلول ومقاصد اور ان کے معانی اور اس کے دوسرے محتملات اور مترادف الفاظ کا علم نہ رکھتا ہو، ایسا شخص حدیث کو جن الفاظ کے ساتھ سنے، انہی الفاظ کے ساتھ روایت کرے۔
6. مواقع خطاب اور معانی الفاظ کے جاننے والے علما کے لیے حدیث کی روایت بالمعنیٰ جائز ہے۔

7. محدثین، فقہا اور علمائے اصول کی اکثریت روایت بالمعنی کے جواز کی قائل ہے بشرطیکہ راوی عربی زبان سے پوری طرح باخبر ہو، اور معانی کو اصل الفاظ کے علاوہ دوسرے الفاظ کے قالب میں ڈھالنے کی خوب مہارت رکھتا ہو۔

8. اس شخص کے لیے روایت بالمعنی جائز نہیں ہے جسے اصل الفاظ حفظ ہوں کیونکہ اس صورت میں وہ علت زائل ہو جاتی ہے کہ جس کے سبب اس معاملہ میں رخصت دی جاتی ہے۔(نیز یہ کہ نبی ﷺ کے کلام میں جو فصاحت موجود ہوتی ہے وہ دوسروں کے کلام میں موجود نہیں ہوتی۔)

9. راوی جس حدیث کی روایت بالمعنی کرنا چاہتا ہو وہ جوامع الکلم کی قبیل سے نہ ہو۔

10. راوی جس حدیث کی روایت بالمعنی کا خواہاں ہے، اسے اس کے اصل الفاظ یاد نہ ہوں لیکن اس کا معنی قطعی طور پر محفوظ ہو اور وہ اسے پوری طرح اپنے الفاظ میں ادا بھی کر دے۔

11. محدثین نے روایت بالمعنیٰ کا اصول برتا ہے۔ صحابہ کے فرامین بکثرت موجود ہیں۔

12. جہاں دیگر اسباب سے اختلاف فقہی پیدا ہوا، روایت بالمعنیٰ بھی سبب ہے۔ حضرت جابرؓ نے ثیبہ سے نکاح کیا تو آپ ﷺ کا فرمان " باکرہ سے کیوں نہ کیا؟" اس سلسلے میں دلیل ہے۔ فقہی اختلاف پیدا ہوا کہ باکرہ سے نکاح افضل ہے کہ ثیبہ سے۔

13. ثابت ہوا کہ روایت بالمعنی کی بنیاد پر حدیث میں تشکیک پیدا کرنے والوں کے پاس کوئی قابل توجہ دلیل موجود نہیں۔ کیوں کہ

اگر کسی راوی کو الفاظ کے بارے میں وہم تھا اس نے حدیث میں ہی بیان کرتے ہوئے کہہ دیا کہ مجھے شک ہے۔ لہذا اس کی بنیاد پر انکار حدیث پہلے سے طے شدہ اعتقادی زیغ کا اظہار ہے۔

14. روایت بالمعنیٰ، رسول ﷺ سے نقل و روایت میں اجتہاد کی گنجائش کی دلیل ہے۔

15. روایت بالمعنی سے حدیث کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا اور نہ جمہور محدثین میں سے کسی نے اس کو علل الحدیث میں شمار کیا۔

حوالہ جات

1۔ عبدالرزاق، المصنف، (بیروت: مکتب اسلامی، ۱۴۰۳ھ)، رقم الحدیث، ۹۷۲۷، ۵: ۳۴۸

Abdulrzaq,al Musnaf, (maktab islami,Bairoot,1403)hadith 9727,5: 348

2۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، (الریاض: مکتبہ الرشد، ۱۴۰۹ھ) ۳۶۶۶۰، ۷: ۳۵۳

IBN E ABI SHAIBA, AL MUSNAF (MAKTAB AL RUSHD, AL RIDTH, 1409)36660,7:353

3۔ مسند احمد (قاھرہ: دارالحدیث، ۱۴۱۶ھ) رقم الحدیث، ۱۴۹۵۴، ۲۰: ۲۸۰۔۲۸۱

Musnad Ahmed(Dar ul Hadith, Qahra,1416) 20: 280. 281

4۔ مسند احمد، ۲۱/۲۳، رقم الحدیث، ۱۳۲۹۶

Musnad Ahmed,20: 280. 281

5۔ محمد بن اسماعیل، بخاری، الجامع الصحیح، کتاب المغازی، باب: قول اللہ تعالیٰ اذ تستغیثون ربکم (لاہور: دارالسلام، ۲۰۰۵ء)، رقم الحدیث ۳۹۵۲، ۵: ۷۳

Muhammad bin Ismail,al Bukhari, al Jami,al Sahi,kitab al Maghazi, bab qaul Allah Taala (Dar al Slam, Lahore, 2005) Hadith 3952, 5: 73

6۔ صحیح مسلم، کتاب الجھاد والسیر، باب: غزوۃ بدر (داراحیاء التراث العربی، بیروت)، رقم الحدیث، ۱۷۷۹، ۳: ۱۴۰۳

Sahi Muslim, Kitab al Jihad wal Siyer, bab Ghzwa Badar,(Dar Ahya alturas al arbi, Bairoot, Hadith,1779, 3: 1403

7۔ ابو عوانہ، المستخرج (بیروت دار المعرفہ، 1419) رقم الحدیث، ۶۷۶۷، ۴: ۲۸۳

Abu Awana, al Mustkhraj(Dar al Marifa, Bairoot, 1419) Hadith 6767, 4: 283

8۔ حاکم، المستدرک (بیروت دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ) رقم الحدیث، ۵۱۰۴، ۳: ۲۸۳

Hakim, al Mustadrik(dar al kutub al ilmya, Bairoot, 1411) hadith 5104, 3: 283

9۔ اصبہانی، ابونعیم، حلیۃ الاولیاء (بیروت: دار الکتاب العربی، ۱۳۹۴ھ)، ۱: ۱۷۳

Asbhani, abu Naeem, Hilya tul Olya(dar ul kitab al arbi, bairoot, 1394)1: 173

10۔ صہیب عبدالجبار، المسند الموضوعی (عام النشر، ۲۰۱۳ء) رقم الحدیث، ۰۶، ۷: ۲۳۳

Sohaib Abdul Jabbar, al Musnad al Mozoee, (aam ul nashr, 2013) hadith 6, 7: 233

11۔ ابو بکر البزار، مسند البزار (مدینہ منورہ: مکتبہ العلوم والحکم، ۱۹۸۸ء) رقم الحدیث، ۶۵۶۱، ۱۳: ۱۵۱

Abu Bakr al buzzar, Musnad al Buzzar, Maktba al aloom wal hakam, Madina, 1988) hadith 6561, 13: 151

12۔ نسائی، سنن الکبریٰ، کتاب المناقب، باب: ذکر خیر دور الانصار (بیروت: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۲۱ھ) رقم الحدیث، ۸۲۹۰، ۷: ۳۸۶

Nisai, Sunan al Kubra, kitab al Munaqib, bab Zikr Khare dor ul ansar (moassasa tul risala, Bairoot,,1421) hadith 8290, 7: 386

13۔ ابو بکر بیہقی، سنن الکبریٰ، کتاب آداب القاضی، باب: مشاورۃ الوالی والقاضی فی الامر (بیروت لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۲۴ھ) رقم الحدیث، ۲۰۳۰۲، ۱۰: ۱۸۶،

Abu Bakr Behqi, Sunan al Kubra, kitab Adab ul Qazi,bab Mushawra tul wali(dar ul kutub ul ilmya, Bairoot, Labnan, 1424) hadith 20302, 10: 186

14۔ ابو یعلیٰ موصلی، مسند (دمشق: دارالمامون للتراث، ۱۴۰۴ھ) رقم الحدیث، ۳۷۶۶، ۶: ۴۰۷

Abu Yala Mosli, Musnad (dar ul mamoon lil turas,Damishq, hadith, 3766, 6: 407

15۔ محمد بن حبان، صحیح ابن حبان (بیروت: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ) رقم الحدیث، ۴۷۲۲، ۱۱:۲۴

Muhammad bin Hiban, Sahi ibn e Hiban,(Mossas tul risala, 1414) hadith 4722, 11: 24

16۔ طبرانی، معجم الکبیر (قاھرہ: مکتبہ ابن تیمیہ، ۱۴۱۵ھ) رقم الحدیث، ۴۰۵۶، ۴:۱۷۴

Tabrani, al Mojam ul kabir, (maktba ibn e taimya, qahira, 1415) Hadith 4056, 4: 174

17۔ محمد بن عمر الواقدی، کتاب المغازی (بیروت: دار الاعلمی، ۱۴۰۹ھ) ۱:۱۴۸

Muhammad bn umar al waqdi, kitab ul maghazi (dar ul aalami, bairoot, 1409) 1: 48

18۔ عبد الملک بن ہشام، سیرت ابن ہشام (بمصر: شرکة مکتبة ومطبعة مصطفی البابي الحلبي وأولاده، ۱۳۷۵ھ)، ۱:۶۱۵

Abdul Malik bin Hisham, sirat ibn e hisham (shirka maktba wa matba mustafa al babi al halbi wa aoladuho, Misr,1375) 1: 615

19۔ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ ہجرت کی حدیث میں یہ گزر چکا ہے کہ برک الغماد یمن کی جانب ہے اور علامہ سہیلی نے لکھا ہے کہ یہ سرزمین حبشہ ہے۔ غالباً انہوں نے یہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور ابن دغنہ کے قصہ سے اخذ کیا ہے کیونکہ اس میں یہ مذکور ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو ابن الدغنہ اس وقت ملا تھا، جب حضرت ابو بکرؓ حبشہ کی طرف جا رہے تھے تو برک الغماد میں اس سے ملاقات ہوئی اور ان میں تطبیق اس طرح ہے کہ برک الغماد یمن کی اس سمت پر ہے جو سرزمین حبشہ کے بالمقابل ہے اور ان کے درمیان سمندر کی چوڑائی ہے۔ (فتح الباری، ۵/۱۴۹)

20۔ مقداد بن عمرو بن ثعلبہ عامری، انہیں مقداد بن اسود کندی حضری بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے باپ نے اپنی قوم میں ایک خون کیا تھا، پس وہ حضر موت چلا گیا اور کندہ کا حلیف بن گیا، اور ان کی ایک عورت سے شادی کر لی، جس سے مقداد پیدا ہوئے۔ جب مقداد بڑے ہوئے تو ان کے اور ابی شمر بن حجر کندی کے درمیان جھگڑا پیدا ہو گیا تو آپ نے اس کی ٹانگ پر تلوار ماری اور مکہ بھاگ آئے اور اسود بن عبد یغوث کے حلیف بن گئے۔ اسود نے انہیں لے پالک بنا لیا، اس لیے ان کو مقداد بن اسود کہتے ہیں۔ جب آیت ادعوھم لاباءھم اتری تو انہیں مقداد بن عمرو کہا جانے لگا۔ آپ نے دو ہجرتیں کیں، آپ بڑے دلیر تھے۔ آپ کی وفات ۳۴ھ میں ہوئی۔ (بحوالہ: محمد احمد باشمیل، غزوہ بدر، نفیس اکیڈمی، اردو بازار، کراچی، طبع اول، ۱۹۸۶ء، ص ۱۵۱)

21۔ سعیدی، غلام رسول، نعمۃ الباری، (فریدبک سٹال، اردو بازار، لاہور: ۲۰۱۲ء)، ۷:۲۲۸

Saeedi. Ghulam Rasool,Naima tul Bari (fareed book stal,urdu bazar, lahore,2012) 7: 228

22۔ نعمۃ الباری، ۷/۶۴۷

Naima tul Bari,7: 647

23۔ غنی، محمد عثمان، نصر الباری، (مکتبہ الشیخ، بہادر آباد، کراچی: س۔ ن)، ۸:۳۲۱

Ghani, Muhammad Usman, Nasrul bari, (maktba al sheikh,bahadr abad, karachi),8: 321

24۔ سنن سعید بن منصور، کتاب الجہاد، باب، جامع الشہادۃ (الدار السلفیہ، الھند: الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۰۳ھ) رقم الحدیث، ۲۸۳۵، ۲:۳۴۵

Sunan Saeed bin Mansoor, kitab ul jihad, bab jamia al shahda, dar slfiya, hind,1403) 2835, 2: 345

25۔ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوہ موتہ من ارض شام: رقم الحدیث، ۴۲۶۰، ۵:۱۴۳

Sahi Bukhari, kitab ul mghazi, bab Ghzwa mota min arz e sham,hadith 4260, 5: 143

26۔ مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث، ۳۶۹۸۲، ۷:۴۱۵

Musanaf ibn e abi shaiba, hadith 36982, 7: 415

27۔ ابو عوانہ، مستخرج، رقم الحدیث، ۷۹۸۸، ۱۵:۴۹۶

Abu Awana, al Mustkhraj,hadith,7988,15: 496

28۔ المہلب بن احمد، المختصر النصیح فی تہذیب الکتاب الجامع (دارالتوحید داراہل السنہ، الریاض، ۱۴۳۰ھ) رقم الحدیث، ۴۲۶۱، ۴: ۱۹۲

Al Mohlab bin Ahmed, al mukhtasir al naseeh (dar al tohed dar ahl ul sunnah, riadh,1430), hadith 4261, 4: 192

29۔ بیہقی، السنن الکبری، رقم الحدیث، ۱۶۵۹۶، ۸:۳۶۵،

Behqi, al sunan al kubra,hadith,16596, 8: 365

30۔ صہیب عبدالجبار، الجامع الصحیح للسنن والمسانید، باب، غزوہ احد، المکتبہ الشاملہ، ۱۶:۳۳

Sohaib abdul jababr, al jamia al sahe lil sunan wal msaneed, bab ghzwa ohad, al maktba al shamila, 16: 33

31۔ بغوی، شرح السنۃ، کتاب الفضائل، باب، غزوہ مؤتۃ من ارض الشام (دمشق، بیروت: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ) ۱۴:۲۵

Baghwi, shrhul sunnah, kitab ul fzail, bab ghzwa mouta min arz e sham (al maktab ul islami, damishq,bairoot, 1403)14: 25

32۔ المسند الموضوعی، رقم الحدیث، ۳۲، ۲۰:۴۶۰

Al Musnad al Mozoee, hadith32, 20: 460

33۔ صحیح ابن حبان، رقم الحدیث، ۴۷۴۱، ۱۱:۴۵

Sahe ibn e Hibban, hadith,4741, 11: 45

34۔ ابن حجر عسقلانی، المطالب العالیہ (سعودیہ: دارالعاصمہ، دارالغیث، ۱۴۱۹ھ)، رقم الحدیث، ۴۰۳۷، ۱۶:۳۹۶

Ibn e Hajr asqlani, al mutalib al alia(dar ul asima,dar ul ghais, saudia, 1419), hadith 4037, 16: 396

35۔ طبرانی، المعجم الاوسط (قاھرہ: دارالحرمین، س۔ن) رقم الحدیث، ۶۹۳۶، ۷:۸۷

Tabrani, al mojam al osat (dar al harmain, Qahira), hadith 6936,7: 87

36۔ حاکم، مستدرک، رقم الحدیث، ۶۹۳۶، ۳:۲۳۴

Hakam, al mustadrak,hadith 6936, 3: 234

37۔ واقدی، مغازی، ۲:۷۶۱
Waqdi, Maghazi, 2: 761

38۔ سیرۃ ابن ہشام، ۲:۳۷۸
Seerat ibn e hisham, 2: 378

39۔ نصر الباری، ۸:۳۲۳
Nasrul bari,8: 323

40۔ نعمۃ الباری، ۷:۶۴۹
Naima tul bari,7: 649